ماھنامہ

ضیاءِ طیبہ

جلد ۴ — شمارہ ۱۱

ربیع الثانی ۱۴۴۳ھ — نومبر ۲۰۲۱ء

خصوصی اشاعت

ضیائے جمیل

جمیلِ ملّت حضرت علامہ
جمیل احمد نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے
پہلے عرس شریف کے موقع پر

انجمن ضیاءِ طیبہ

ضیائے جمیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

محفوظة
جميع الحقوق

ضیائی سلسلۂ اشاعت	:	109
خصوصی یادگاری اشاعت	:	ضیائے جمیل
بیاد	:	جمیل ملّت علامہ جمیل احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
تحریر	:	ندیم احمد ندیم نورانی
سرورق/ڈیزائننگ	:	محمد مدثر اکرام شیخ
صفحات	:	24
سنِ اشاعت	:	ربیع الثانی ۱۴۴۳ھ / نومبر ۲۰۲۱ء
پیش کش	:	ضیائی دار الاشاعت، انجمن ضیائے طیبہ

انجمن ضیاءِ طیبہ
www.ziaetaiba.com

Anjuman Zia-e-Taiba
info@ziaetaiba.com

فہرس

- سخن ضیائے طیبہ - - - - - - - - - - - 3
- قطعاتِ تاریخِ وصال - - - - - - - - - - - 5
- جمیل ملّت علامہ جمیل احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ - - - - - - - 6
- سندِ تکمیل درسِ نظامی - - - - - - - - - - 21
- سندِ اجازت جمیل ملّت - - - - - - - - - - 22
- مناقبِ جمیل ملّت رحمۃ اللہ علیہ - - - - - - - - 23

سخن ضیائے طیبہ

جمیل خوشبوؤں کا مجموعہ

مجموعۂ عطر کی خوشبو اور نام سے مجھے ایک ہی شخص کا عکس سامنے نظر آتا ہے۔ جب بھی اس شخص کے پاس حاضر ہوا، اس کے کمرے اور اطراف کا ماحول مجموعہ سے مہکتا محسوس کیا۔ علیک سلیک کے بعد سب سے پہلے ہاتھ آگے بڑھانے کا حکم ہوتا اور مجموعہ کا ڈھکن کھول کر ایک ایک سلائی اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر لگواتا۔ مجھ سے متعلق جن جن احباب کا تعارف اس شخص کے علم میں ہوتا ایک ایک کا نام لے کر خیریت دریافت کی جاتی۔ کمرے کی ملاقاتوں میں موجود دیگر آئے ہوئے مہمانوں کے تعارف کا تبادلہ ہوتا۔ مجھ سے اپنے ادارے ”انجمن ضیائے طیبہ“ کے کاموں کی پوچھ گچھ ہوتی۔ بالخصوص شعبۂ اشاعت سے متعلق زیرِ طباعت کام اور زیرِ ترتیب و تدوین تحقیق پر تجسس و بے تابی کے اظہار کے ساتھ جلد اس شخص کی مطالعے کی میز پر نظر آنے کا اشارہ ملتا۔ بعض وہ امور جو مجھ سے بھولے جا چکے تھے، 80 سالہ یہ شخص مجھے میرے حافظے کی کمزوری پر پردہ ڈالتے ہوئے یاد دہانی کرواتا۔ اگر کوئی کتاب اس شخص کو پیش کی جاتی تو وہ اپنی جانب سے بھی کسی ادارے یا مؤلّف کی کتاب بطورِ تحفہ عنایت کرتا۔ اس کے اسی رویے کی بنا پر ضیائے طیبہ اپنی اشاعتی کتابوں کو زیادہ تعداد میں اس شخص تک بھجواتی کہ یہ اہل سنت کے اشاعتی کاموں کو بے غرض ہو کر دوسرے تشنہ ہائے علم تک پہنچا دیتا۔ مجھ سے بارہا کہا کہ ” میں نے اچھی کتابوں کو تقسیم کرنے کے لیے اس کا فنڈ ہر ماہ کا علیحدہ کر رکھا ہے“۔ دورانِ گفتگو کسی کتاب کے ذکر پر کتاب کی وقعت و اہمیت بیان ہوتی یا صاحبِ کتاب کی زندگی کے کسی گوشے کو روشناس کروایا جاتا۔ سیکڑوں نشستیں اس شخص کے ساتھ گزاریں ہوں گی، لیکن مجھے کبھی مجموعہ کی خوشبو کے علاوہ کسی قسم کے تعصّب و حسد کی بو نہیں آئی۔

یہ تو ہوئی چند روبرو باتیں، اس شخص کے پاس اگر مہینوں نہ جایا جائے، تو مجھے اپنے موبائل پر، پی ٹی سی ایل نمبر سے فون پر مولانا ریاض محمود نعیمی صاحب دارالعلوم نعیمیہ سے یوں مخاطب کرتے:

”آپ سے علامہ جمیل احمد نعیمی صاحب بات کرنا چاہتے ہیں...“

اہلِ سنّت اہلِ جنّت کی بقا و سلامتی اور ترویج و اشاعت میں جہاں متحرک و فعال شعبے اپنے گوشے میں اپنی اہمیت کا لوہا منواتے ہیں، وہیں متحرک و فعال عالمی شخصیات کی قدر و قیمت بھی قابل ستائش ہوتی ہے۔ یہ نفوس کچھ ایسے گوشوں کو اپنی صلاحیت اور محنت سے عروج و دوام کی خلا کو پُر کر دیتے ہیں جن کا ان کی رخصت کے بعد کوئی ثانی نہیں ملتا۔ پھر اہلِ سنّت اہلِ جنّت اپنی دعاؤں میں انہی کا نعم البدل اپنے رب سے مانگتے ہیں۔ زندگی کے اس پہیے کو صدیوں سے اسی طرح چلتے دیکھا ہے اور ہمارا رب ہمارے درمیان ایسے نفوس بھیجتا رہتا ہے جو اپنے حصے کا کام تو کر جاتے ہیں، لیکن ہم

بطورِ قوم وملّت انہیں اور ان کے کام کو سنبھال نہیں پاتے۔

بہر کیف یہاں قدر دانوں کی عینک سے دیکھا جائے تو ان نفوس میں ایک نام ہمارے وطن عزیز پاکستان میں "علامہ جمیل احمد نعیمی" کا نظر آتا ہے، جنھیں ان کے عقیدت مند جمیلِ ملّت اور جمیل العلماء وغیرہ جیسے القاب سے یاد کرتے۔

علامہ جمیل احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اپنی زندگی میں حلقۂ احباب اور اہل علم میں تو اسی نام سے یاد کیے جاتے، لیکن یہ نام کتنی قدآور نسبتوں کو اپنے اندر سموئے ہوئے تھا، اس کا اندازہ اَسلاف شناس سے بہتر کوئی نہیں بتا سکتا۔

جمیل احمد نعیمی، علامہ:

قطبِ مدینہ شاہ ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت وارادت سے نسبتِ ضیائی

علامہ مسعود احمد دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلۂ خلافت کی بناپر، نسبتِ چشتی صابری

علامہ مفتی عمر نعیمی رحمۃ اللہ علیہ سے شرف تلمذ ہونے کی بناپر نسبتِ نعیمی

انجمن طلباء اسلام کی بنیاد کے سبب، اے ٹی آئی کے بانی

یادگارِ اسلاف، استاذ العلماء، شیخ الحدیث، حضرت علامہ مولانا مفتی جمیل احمد نعیمی ضیائی چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ تاریخِ اہلِ سنّت کے کئی گوشوں اور شعبوں میں ایک ایسا خلاء پیدا کر گئے کہ اب ان جیسا مخلص، علم دوست اور بے غرض عالم کا صدیوں انتظار ہی رہے گا۔

ضیائے طیبہ اور ضیائے جمیل:

حضرت جمیل ملت اپنے پیر بھائی، بانی ضیائے طیبہ "حضرت قبلہ سیّد اللہ رکھا قادری ضیائی اطال اللہ عمرہ" پر شفقت ومحبت فرماتے۔

انجمن ضیائے طیبہ کی حسبِ ذیل شائع کردہ، نیز، زیرِ طباعت کتب پر "سخنِ جمیل" تحریر فرمایا:

- گلستانِ رمضان از علامہ نسیم احمد صدّیقی نوری مدظلہ العالی
- تقاریظِ اعلیٰ حضرت از مفتی محمد اکرام المحسن فیضی مدظلہ العالی (زیرِ طباعت)
- میلاد نامے از مفتی محمد اکرام المحسن فیضی مدظلہ العالی (زیرِ طباعت)

ضیائے طیبہ کے زیر اہتمام سالانہ عرس اعلیٰ حضرت کی صدارت کے علاوہ، صد سالہ محدث سورتی سیمینار (2013ء) کی بھی صدارت فرمائی۔ المختصر، انجمن ضیائے طیبہ کے کام کی نگرانی وسرپرستی فرماتے۔

جمیلِ ملّت حضرت علامہ جمیل احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "روشن دریچے" پر تحریر مع حضرت کے دستخط ومہر

سیّد محمد مبشر قادری
ڈائریکٹر: اسکالرز انسائیکلوپیڈیا پروجیکٹ
خادم: انجمن ضیائے طیبہ

قطعۂ تاریخِ وصال

جمیلِ ملّت حضرت علامہ جمیل احمد نعیمی ضیائی چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ

ندیم احمد ندیمؔ نورانی

ہُوئے ہیں، داغِ فِراق دے کر، جہاں سے رخصت جمیلِ ملّت
بسا کے، دل میں جہانِ غم، کر گئے ہیں رحلت جمیلِ ملّت
وہ عاشقِ ختم الانبیا ﷺ تھے وَلِیّ کامل وہ با خدا عزوجل تھے
بہ فضلِ رب، پائیں گے خدا اور نبی ﷺ کی قربت جمیلِ ملّت
وہ شاہ نورانی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے شیدا، وہ سب اکابر کے نام لیوا
بڑے اَصاغِر نواز تھے سراپا شفقت جمیلِ ملّت
کُتُب کی تصنیف اور اِشاعت، خطابت و درس اور سیاست
بہت سے شعبوں میں کر گئے ہیں نمایاں خدمت جمیلِ ملّت
نعیمی اور قادری ضیائی، اِسی طرح چشتی صابری بھی
ضیا و مسعود اور عمر سے تھے اہلِ نسبت جمیلِ ملّت

ندیمؔ! جب رب کی آئی نصرت، ہُوا بر آمد یہ سالِ رحلت:
”عزیزا! پیارے ہُوئے خدا کو گُلِ ولایت جمیلِ ملّت“
(۲۰۲۰ء)

”مکینِ جنّت جمیلِ ملّت جمیل احمد نعیمی“ کو بھی
۱۴۴۲ھ
ندیمؔ! میں کر رہا ہوں سالِ وصالِ حضرت جمیلِ ملّت

☆☆☆☆☆

دیگر: ”ہادی وفخرِ دیں، گُلِ ولایت جمیلِ ملّت“ (۲۰۲۰ء)

☆☆☆☆☆

قطعۂ تاریخِ وصال

جمیلِ ملّت حضرت علامہ جمیل احمد نعیمی ضیائی رحمۃ اللہ علیہ

صاحبزادہ محمد نجم الامین عروس فاروقی

موہنیاں شریف، گجرات

اٹھ گئے ہیں جمیل نعیمی
ہم نشیں بات کیسی سنائی
آپ تھے خیر خواہِ حقیقی
چاہتے تھے سبھی کی بھلائی
”چل دیے مفتیِ مذہبِ حق“
۱۴۴۲ھ
سال پوچھا تو آواز آئی

☆☆☆☆☆

The Daily AGHAZ Karachi

روزنامہ آغاز کراچی

بانی: محمد فاروقی

قیمت 10 روپے

جلد 58 جمعرات 3 ربیع الثانی 1442ھ 19 نومبر 2020ء شمارہ 279

بقیۃ السلف استاذ العلماء علامہ جمیل احمد نعیمی انتقال کر گئے سوئم ہفتے کو ہوگا

نماز جنازہ مفتی منیب الرحمٰن کی اقتداء میں جامعہ نعیمیہ الف بی ایریا میں ادا کی گئی

تدفین و نماز جنازہ میں علماء و مشائخ و اکابرین اہلسنت کی بڑی تعداد میں شرکت

کراچی (اسٹاف رپورٹر) قائد ملت اسلامیہ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی کے دیرینہ رفیق، سابق چیئرمین سپریم کونسل جمعیت علمائے پاکستان، بانی انجمن طلباء اسلام، بقیۃ السلف، استاذ العلماء، ممتاز سیاسی و مذہبی رہنما (بقیہ نمبر 16 صفحہ 2 پر)

بقیہ 16

علامہ جمیل احمد نعیمی وصال فرما گئے، مرحوم کی نماز جنازہ جامعہ نعیمیہ فیڈرل بی ایریا کراچی میں مفتی اعظم پاکستان پروفیسر منیب الرحمان کی اقتداء میں ادا کی گئی، نماز جنازہ و تدفین میں علماء و مشائخ و اکابرین اہلسنت سمیت عوام و جے یو پی کارکنان کی بڑی تعداد نے شرکت کی، سوئم جامعہ نعیمیہ میں ہفتہ 21 نومبر کو صبح دس سے بارہ بجے ہوگا۔ مفتی جمیل احمد نعیمی مولانا نورانی کے دیرینہ رفقاء میں شمار کئے جاتے ہیں، وہ بڑے عرصے تک جمعیت علماء پاکستان کی سپریم کونسل کے چیئرمین بھی رہے، ضیاء کے مارشل لا دور میں مولانا نورانی کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا کہ جب اہلسنت کے بڑے بڑے نام حکومتی ایوانوں میں بیٹھ گئے اور بہت سے وزیر و مشیر بنائے گئے تھے۔ انہوں نے 1962ء میں ملک گیر طلباء تنظیم انجمن طلباء اسلام کی بنیاد رکھی جو آج ملک کے طول و عرض میں پھیل چکی ہے۔ وہ جامعہ نعیمیہ کے ناظم تعلیمات اور اتحاد تنظیمات مدارس کے سرپرست تھے۔ مرحوم قلیل عرصے سے علیل اور مقامی ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ مولانا جمیل احمد نعیمی کے انتقال پر صاحبزادہ شاہ انس نورانی، صاحبزادہ شاہ اویس نورانی، مفتی منیب الرحمن، پیر آف بھرچونڈی میاں عبدالخالق، مفتی جان نعیمی، مولانا الیاس رضوی، مولانا اطہر نعیمی و دیگر کا اظہار افسوس و تعزیت۔

جمیلِ ملّت اُستاذالعلما
علامہ جمیل احمد نعیمی ضیائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ندیم احمد ندیم نورانی

ولادت و ہجرت:

اُستاذالفضلاء، جمیل العلما، عمدۃ السلف، قدوۃ الخلف، جمیلِ ملّت حضرت علامہ مولانا جمیل احمد نعیمی ضیائی رحمۃ اللہ علیہ کا آبائی شہر سہارن پور ہے، جہاں سے آپ کے جدِّ امجد نے حضرت سائیں توکل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی سرزمین مشرقی پنجاب (بھارت) کے شہر انبالہ (انبالہ چھاؤنی) میں ہجرت فرمائی۔ اِسی شہر میں، ۱۲/ فروری ۱۹۳۶ء مطابق ۱۸/ ذوالقعدہ ۱۳۵۴ھ کو بدھ کے دن، آپ کی ولادت ہُوئی۔ بعض مقامات پر، آپ کی ولادت کا سال "۱۳۵۵ھ" لکھا ہے، جو درست نہیں ہے۔ آپ کا تعلّق شیخ برادری سے تھا، آپ کے بزرگ زراعت پیشہ تھے، لیکن والدِ ماجد جناب قادر بخش رحمۃ اللہ علیہ (متوفّٰی ۱۹۵۸ء) انبالہ کی ایک فلور مِل میں اسسٹنٹ انجینئر تھے۔

تقسیمِ ہند کے وقت اگست ۱۹۴۷ء / رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ میں اپنے والدین اور بہن بھائیوں کے ہمراہ ہجرت کر کے پاکستان تشریف لے آئے، جہاں صدر بازار / شاہ عالم گیٹ لاہور میں واقع کراچی محلے میں ڈھائی تین سال تک قیام پزیر رہ کر، ۱۹۵۰ء میں اپنے گھر والوں کے ساتھ لاہور سے کراچی منتقل ہو گئے اور تاحیات کراچی ہی میں مقیم رہے۔

تعلیم

حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ نے پانی پت کے مشہور قاری اُستاذ القرا حضرت علامہ حافظ قاری محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ سے ناظرہ قرآنِ مجید پڑھا۔ دنیوی تعلیم مڈل تک حاصل کی۔ حضرت مولانا مسعود احمد چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ (جن کی صاحبزادی سے بعد میں آپ کی شادی ہُوئی) سے بہارِ شریعت کا پہلا حصّہ اور کچھ ابتدائی درسی کتب پڑھیں؛ نیز، حضرت علامہ مولانا محمد وارث چشتی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا قاضی محمد زین العابدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا محمد ارشاد رحمۃ اللہ علیہ (جو بھارت کے شہر جالندھر کے رہنے والے تھے اور آتش کے نام سے جانے پہچانے جاتے تھے) سے آپ نے صَرف، نحوِ میر وغیرہ درسِ نظامی کی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۵۲ء سے ۱۹۶۰ء تک آپ نے صدرالافاضل مفسرِ قرآن حضرت علامہ سیّد محمد نعیم الدین مرادآبادی کے شاگردِ رشید یعنی تاج العلما حضرت مفتی محمد عمر نعیمی رحمۃ اللہ علیہ (متوفّٰی ۱۹۶۶ء) سے اُن کے قائم کردہ مدرسے "مخزن العربیہ بحرالعلوم (آرام باغ، کراچی) میں درسِ نظامی کی بقیہ تعلیم دورۂ حدیث تک مکمّل حاصل کی۔

دستارِ فضیلت:

مدرسۂ مخزن العربیہ بحرالعلوم (آرام باغ، مسجد، کراچی) میں ذوالحجہ ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۵/ جون ۱۹۶۰ء میں حضرت جمیلِ

ملّت رحمۃ اللہ علیہ کو سندِ فراغت عطا کی گئی؛ نیز، دستارِ فضیلت کی ایک مجلس کا انعقاد کیا گیا۔ اُس مجلس میں عالمِ اسلام کی مقتدر و ممتاز شخصیات نے شرکت فرمائی، جن میں حسبِ ذیل نام شامل ہیں:

- غزالیِ زماں حضرت علامہ سیّد احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ
- مشہور مصنّف و مترجم حضرت علامہ سیّد غلام معین الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت مولانا ضیاء القادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ
- معروف شاعر حضرت مولانا سیّد عبد السلام باندوی رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت قبلہ پیر فاروق رحمانی رحمۃ اللہ علیہ (شیخ طریقت سلسلۂ رحمانیہ)
- جمیلِ ملّت کے اُستاد اور سسرِ محترم حضرت مولانا مسعود احمد چشتی صابری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
- جمیلِ ملّت کے اُستاد تاج العلما حضرت علامہ مفتی محمد عمر نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
- اُس وقت کے سفیرِ عراق حضرت پیر عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ

جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کے ہم سبق طلبہ:

حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کے ہم سبق طلبہ جنھوں نے مدرسۂ مخزن العربیہ بحر العلوم (آرام باغ، مسجد، کراچی) میں آپ کے ساتھ تعلیم حاصل کی اور وہیں اُن کی آپ کے ساتھ دستار بندی بھی ہُوئی، اُن کے نام یہ ہیں:

- مولانا ابو الاَسرار مفتی محمد عبد اللہ نعیمی نقشبندی شہید رحمۃ اللہ علیہ (آپ دار العلوم نعیمیہ، مجددیہ نعیمیہ، کراچی کے بانی اور مفتی محمد جان نعیمی مدّ ظلہ العالی کے والد ہیں)
- حافظ محمد ازہر نعیمی رحمۃ اللہ علیہ ابنِ تاج العلما مفتی محمد عمر نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
- مولانا اقبال حُسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
- مولانا عبد الباری برمی رحمۃ اللہ علیہ
- مولانا غلام مصطفیٰ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ
- مولانا تعظیم الدین بنگالی رحمۃ اللہ علیہ
- مولانا سراج الفقیہ رحمۃ اللہ علیہ
- مولانا سراج احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
- مولانا اطہر القادری رحمۃ اللہ علیہ
- مولانا اختر حُسین

نیز، سابق صدرِ پاکستان محترم ممنون حُسین صاحب نے بھی حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اِسی مدرسے میں موقوف علیہ تک کتابیں پڑھی تھیں۔ ("روشن دریچے"، جلدِ اوّل، ص 13 تا 14)

تدریس:

حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ ابتدائی طور پر، بچوں اور بچیوں کے اسلامیہ اسکول (پرانا حاجی کیمپ، کراچی) میں ۱۹۵۰ء سے مارچ ۱۹۵۲ء تک اُستاذ رہے، اپنا دوبارہ تعلیمی سلسلہ شروع کرنے کی وجہ سے اسکول کی تدریس چھوڑ دی۔ پھر زمانۂ طالبِ علمی ہی میں آپ نے دوبارہ تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ دار العلوم مظہریہ آرام باغ کراچی اور دار العلوم قادریہ جیکب لائن اللہ والی مسجد (ایم اے جناح روڈ) کراچی میں ایک ایک سال تدریسی خدمات سرانجام دیں، پھر اپنے اُستادِ محترم تاج العلما حضرت مفتی محمد عمر نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر، اپنے مادرِ علمی دار العلوم مخزنِ عربیہ میں تدریس کا فریضہ ادا کیا، جہاں آپ موقوف علیہ تک پڑھاتے تھے۔ اُس کے بعد سے دار العلوم نعیمیہ کراچی میں عمر بھر مسندِ تدریس کو زینت بخشی اور اُستاذ الحدیث کے منصب پر فائز رہے۔

چند نامور تلامذہ:

یوں تو حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کے ہزاروں شاگرد ہیں۔ سرِ دست اُن میں سے چند کے نام ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

1۔ علامہ احمد علی سعیدی (شیخ الحدیث دار العلوم نعیمیہ)
2۔ علامہ علی عمران صدّیقی (مدرس دار العلوم نعیمیہ)

3۔ مولانا مفتی سیّد ناصر علی قادری (ٹرسٹی دارالعلوم نعیمیہ)
4۔ ابوالمکرم علامہ ڈاکٹر سیّد محمد اشرف الاشرفی الجیلانی (سجادہ نشین، درگاہِ اشرفیہ، کراچی)
5۔ مولانا سیّد حکیم اشرف الاشرفی الجیلانی (درگاہِ اشرفیہ، کراچی)
6۔ مولانا محمد نصیر اللہ نقشبندی (برطانیہ)
7۔ مولانا سیّد نذیر حسین شاہ (مدرس دارالعلوم نعیمیہ)
8۔ مولانا عبداللہ نورانی (شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ عالمیہ اسلامیہ للبنات، خواتین اسلامی مشن۔ پاکستان و جامعہ علیمیہ کراچی)
9۔ مولانا منوّر احمد نعیمی نورانی (دارالعلوم نعیمیہ، کراچی)
10۔ مولانا خضر الاسلام نقشبندی (معروف مقرر)
11۔ مولانا سیّد محمد صدّیق نعیمی نورانی (امام و خطیب جامعہ مسجد نظامیہ، ناظم آباد، کراچی) ابنِ علامہ سیّد محمد اعجاز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ (سابق مدرّس دارالعلوم نعیمیہ، کراچی)
12۔ مولانا محمد ناصر خان چشتی (الناصر پبلی کیشنز و مکتبۂ نعیمیہ، کراچی)
13۔ مولانا حمّاد رضا ابنِ حضرت مفتی احمد میاں برکاتی (حیدرآباد، سندھ)
14۔ ڈاکٹر محمد عارف خان ساقی (کراچی)
15۔ صاحبزادہ نورالعارفین نقشبندی (لندن)
16۔ مولانا ریاض محمود نعیمی (حضرت جمیلِ ملت رحمۃ اللہ علیہ کے خادمِ خاص، لائبریرین) وَغَیْرُھُمْ

بیعت اور خلافت و اجازت:

حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفۂ اجل یعنی قطبِ مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے شرفِ بیعت حاصل ہے؛ نیز، اُن سے دلائل الخیرات شریف کی اجازت بھی پائی۔ آپ کے اُستاد و سسرِ محترم حضرت مولانا محمد مسعود احمد دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو عملیات کی اجازت کے ساتھ ساتھ سلسلۂ چشتیہ صابریہ کی اجازت سے نوازا، اُنھیں اپنے والدِ ماجد حضرت کرامت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے اور اُنھیں حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت و خلافت حاصل ہے۔

حج و زیارت:

حضرت جمیل ملّت رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی بار ۱۹۶۳ء میں حجِ بیت اللہ کا شرف پایا، اُس سال پاکستان سے خانۂ کعبہ کے لیے غلاف لے جایا گیا تھا، حضرت مولانا عبدالحامد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی زیرِ قیادت، جو جلیل القدر علما غلاف لے کر گئے تھے، اُن میں آپ بھی شامل تھے۔ اس موقع پر مدینۂ منورہ میں قائدِ اہلِ سنّت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کا نکاح قطبِ مدینہ مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی پوتی سے ہُوا، نکاح کے گواہوں میں حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل تھے؛ نیز، اسی موقع پر آپ کو حضرت قطبِ مدینہ سیّدی ضیاء الدین احمد قادری مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کا شرف حاصل ہُوا۔ دوسری مرتبہ حج و زیارت کی سعادت ۱۹۸۰ء میں حاصل کی؛ نیز، آپ نے دس سے زیادہ مرتبہ عُمرے کرنے کا شرف بھی پایا۔

جہادِ کشمیر میں مثالی کردار:

ستمبر ۱۹۶۵ء میں پاکستان اور انڈیا کی جنگ ہُوئی تو جمیلِ ملّت حضرت علامہ جمیل احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اور مفتی غلام قادر کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے جہادِ کشمیر کے حوالے سے مجاہدین کی مالی اِعانت کے لیے، مجاہدِ ملّت مولانا عبدالحامد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں چونڈہ اور کشمیر کے مختلف شہروں کا دورہ کیا۔ اس وقت دس ہزار روپے نقد رقم آپ نے صدرِ آزاد کشمیر سردار محمد ابراہیم خان کے حوالے کی؛ اس کے علاوہ، کثیر مقدار میں خورد و نوش کا سامان جس کی مالیت تقریباً ۳ لاکھ روپے تھی، کراچی سے آپ اپنے ساتھ لے کر گئے تھے، وہ سامان آپ نے مظفرآباد کی مرکزی جامع مسجد سلطانی میں اپنے ہاتھوں سے تقسیم کیا۔ آپ اور آپ کے ساتھیوں نے نہ صرف سامان

تقسیم کیا، بلکہ کشمیر کے فلک بوس پہاڑوں کا پیدل سفر کر کے اپنے وعظ اور تبلیغ کے ذریعے لوگوں کے دلوں میں جذبۂ جہاد بھی پیدا کیا۔ تاریخِ کشمیر میں علمائے اہلِ سنّت کا کردار آج بھی درخشاں باب کی حیثیت رکھتا ہے۔(”حیاتِ جمیل معِ اَفکارِ جمیل“، جلد دوم، ص45)

جلوسِ عیدِ میلادالنبی ﷺ (بولٹن مارکیٹ تا نشتر پارک):

پہلے پہل، میلاد شریف کے جلوس میں کچھ غیر شرعی اُمور بھی پائے جاتے تھے، قائدِ ملّت اسلامیہ حضرت امام شاہ احمد نورانی صدّیقی رحمۃ اللہ علیہ کی تجویز و تحریک، جمیلِ ملّت حضرت علامہ جمیل احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی کوششوں اور بعض دیگر بزرگوں کی حمایت و تعاون سے کراچی میں بولٹن مارکیٹ سے شروع ہو کر نشتر پارک پر اختتام پزیر ہونے والے شرعی تقاضوں سے ہم آہنگ عیدِ میلادالنبی ﷺ کے جلوس کا آغاز ہُوا۔

اِس ضمن میں خود جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”شروع شروع میں انجمن مسلمانانِ پنجاب پاکستان بننے سے پہلے اور پاکستان بننے کے بعد عیدِ میلادالنبی ﷺ کا جلوس نکالا کرتے تھے اور اس جلوس میں بینڈ باجے وغیرہ بجائے جاتے تھے۔ حضرت قائدِ اہلِ سنّت مولانا شاہ احمد نورانی (رحمۃ اللہ علیہ) نے اِس پر اعتراض کیا۔ حضرت کا موقف تھا کہ ہمارا جلوس خالص مذہبی نوعیت کا ہونا چاہیے، جس میں نعت خوانی، ذکر و اَذکار اور علمائے کرام کی تقاریر ہونی چاہییں۔ میں نے حضرت کی اِس تجویز کو پسند کیا اور اس کام کا بیڑا اُٹھانے کا عزم کر لیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ، یہ سعادت بھی فقیر کو نصیب ہُوئی کہ جلوس کا روٹ یہ طے پایا کہ میمن مسجد بولٹن مارکیٹ سے شروع کیا جائے اور نشتر پارک میں ختم کیا جائے۔ یہ جلوس اُس وقت سے شروع ہُوا تھا اور آج ۲۰۰۸ء میں ۳۶ سال ہو رہے ہیں اور بِحَمْدِ اللہِ تعَالٰی، آج بھی پوری آب و تاب سے یہ سلسلہ جاری و ساری ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ، جب تک شمعِ رسالت ﷺ کے پروانے موجود ہیں، یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

اِس جلوس کے بانی اَرکان میں یہ حضرات بھی تھے:

- قائدِ اہلِ سُنّت امام الشاہ احمد نورانی صدّیقی
- شیخ الحدیث علّامہ عبد المصطفیٰ الازہری
- مجاہدِ ختمِ نبوّت صوفی ایاز خاں نیازی
- خطیبِ پاکستان مولانا محمد شفیع اوکاڑوی“

(”حیاتِ جمیل معِ اَفکارِ جمیل“، جلد دوم، ص45 تا45)

انجمن محبانِ اسلام:

جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ نے اکتوبر ۱۹۶۲ء کو ”انجمن محبانِ اسلام“ کے نام سے ایک تنظیم تشکیل دی، جس کے پہلے صدر محمد حسین لوائی بنے۔

انجمن طلبۂ اسلام:

جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۰/ جنوری ۱۹۶۸ء کو سبز مسجد صرافہ بازار میں ”انجمن محبانِ اسلام“ کا نام بدل کر ”انجمن طلبۂ اسلام“ رکھ دیا۔ یہ تنظیم اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلبہ کے دلوں میں عشقِ مصطفیٰ ﷺ جاگزیں کرنے اور اُن کے احوال کی اصلاح کرنے کے لیے قائم کی گئی۔

جماعتِ اہلِ سُنّت پاکستان کی نظامت:

جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ ۱۵/ جنوری ۱۹۷۱ء سے ۳۰/ مارچ ۱۹۷۴ء تک جماعتِ اہلِ سنّت پاکستان کے ناظمِ اعلیٰ رہے۔

جمعیتِ علمائے پاکستان:

۱۹۷۰ء میں جب جمعیتِ علمائے پاکستان کے مختلف دھڑوں کو ختم کر کے اس کی تشکیلِ نو کی گئی تو جہاں اُس کے متفقہ صدر حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ اور ناظمِ اعلیٰ حضرت علامہ سیّد محمود احمد رضوی منتخب ہُوئے، تو وہیں اُس کے مرکزی عہدیداروں میں حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کا نام بھی سرِفہرست تھا۔

آپ ۱۹۷۱ء سے ۱۹۷۲ء تک جمعیتِ علمائے پاکستان سندھ کے ناظم رہے۔ آپ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہُوئے، قائدِ اہلِ سنّت علامہ شاہ احمد نورانی صدّیقی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو ۱۹۷۰ء میں صوبائی اور ۱۹۸۸ء میں قومی اسمبلی کا ٹکٹ عطا فرمایا۔ نیز، آپ جمعیت علمائے پاکستان کی مرکزی مجلسِ عاملہ شوریٰ کے رُکن بھی رہے اور جمعیت علمائے پاکستان کی مرکزی سپریم کونسل کے چیئرمین بھی رہے۔ ۱۹۸۷ء سے ۱۹۹۵ء تک اس کے مرکزی صدر کے منصب پر بھی فائز رہے۔

مسجدِ آرام باغ اور صاحبِ دلائل الخیرات کا عرس:

حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ نے حاجی محمد ہارون صاحب اور اُن کے رفقا کے ساتھ مل کر، پاکستان میں پہلی مرتبہ آرام باغ مسجد کراچی میں صاحبِ دلائل الخیرات حضرت شاہ محمد سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ عرس کی تقریب کا آغاز کیا۔ یہ سلسلہ تسلسل کے ساتھ جاری وساری ہے۔

تحریکِ پاکستان میں کردار:

تحریکِ پاکستان کے وقت اگرچہ حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ نو عمر تھے، لیکن اس کے باوجود مسلم لیگ کے جلسے جلوس وغیرہ میں شریک ہونا، پاکستان کے حق میں نعرے لگوانا اور لیگی اخبارات کا تسلسل سے مطالعہ کرنا آپ کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔

تحریکِ ختمِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم:

جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ نے سترہ سال کی عمر میں ۱۹۵۳ء کی تحریکِ ختمِ نبوّت صلی اللہ علیہ وسلم میں بھرپور کام کیا، ۱۹۷۴ء کی تحریکِ ختمِ نبوّت صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی اہم کردار ادا کیا، جلسے جلوس نکالے، اس تحریک کو کامیابی سے ہم کنار کرنے میں قربانیاں دیں۔

تحریکِ نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

جمیلِ ملّت حضرت علامہ جمیل احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۷۷ء کی تحریکِ نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی حصّہ لیا اور اس میں بڑھ چڑھ کر کام کیا، اس تحریک کے دوران، جیل میں قید و بند کی صعوبتیں بھی جھیلیں۔

تحریکِ بحالیِ جمہوریت:

جب ملک میں جمہوریت کو خطرہ لاحق ہُوا، تو جمہوریت کو بحال کرنے کے لیے تحریکِ بحالیِ جمہوریت چلائی گئی، اُس تحریک میں بھی اپنے رفقائے کرام کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔

دارالعلوم نعیمیہ کراچی میں خدمات:

حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کا شمار دارالعلوم نعیمیہ کراچی کے بانی ارکان میں ہوتا ہے اور اس کے مینیجنگ ٹرسٹی ہونے کے ساتھ ساتھ اُستاذالحدیث اور ناظمِ تعلیمات کے منصب پر بھی فائز رہے۔

ترجمانِ اہلِ سنّت کی ادارت:

جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کی ادارت میں ماہ نامہ "ترجمانِ اہلِ سنّت" بھی نکلتا رہا، جس کے چند شمارے احقر کے پاس بھی موجود ہیں۔ تابشِ اہلِ سنّت حضرت علامہ محمد منشا تابش قصوری دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَة لکھتے ہیں:

"ترجمانِ اہلِ سنّت کے وہ شمارے یادگار ہیں، جو آپ (جمیلِ ملّت) کی ادارت میں نکلتے رہے۔"

("حیاتِ جمیل معِ اَفکارِ جمیل"، جلد دوم، ص20)

تنظیم المدارس:

حضرت علامہ محمد منشا تابش قصوری دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَة رقم طراز ہیں:

"تنظیم المدارس اہلِ سنّت پاکستان کے قیام میں آپ (جمیلِ ملّت) کا ہاتھ نمایاں ہے۔" ("حیاتِ جمیل معِ اَفکارِ جمیل"، جلد دوم، ص20)

ورلڈ اسلامک مشن پاکستان:

قائدِ ملّتِ اسلامیہ حضرت امام شاہ احمد نورانی صدّیقی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۹۷ء میں حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کو اُن کی خدمات کے اعتراف میں ورلڈ اسلامک مشن (ٹرسٹ) کا ٹرسٹی مقرر کیا۔

جمیلِ ملّت ایک خطیب:

جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ ایک عمدہ خطیب بھی تھے۔ اپنے اُستاذِ محترم تاج العلما حضرت علامہ مفتی محمد عمر نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر ۱۹۵۶ء میں سبز مسجد صرّافہ بازار (کراچی) میں خطیب مقرر ہُوئے اور اس حکم پر عمر بھر عمل پیرا رہے۔ نیز، آپ نے مختلف پلیٹ فارمز، سے اور بے شمار محافل و مجالس میں بھی عمر بھر اپنی خطابت کے جوہر دکھائے ہیں۔

جمیلِ ملّت ایک مصنّف و مؤلّف:

جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ اپنی گونا گوں تعلیمی و سیاسی مصروفیات کے باوجود، مختلف موضوعات پر قلم بھی اُٹھایا ہے۔ آپ نے جو کتب و رسائل تصنیف و تالیف فرمائے اور چھپ کر منظرِ عام پر آئے، اُن کے نام یہ ہیں:

- سیرتِ پیغمبرِ انقلاب صلی اللہ علیہ وسلم
- پیغمبرِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم
- سبیلِ امام حُسین رضی اللہ عنہ کا شرعی حکم
- اساتذۂ کرام کی ذمّے داریاں
- علمائے اہلِ سنّت کے لیے لمحۂ فکریّہ
- برکاتِ صلاۃ و سلام مع ندائے خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم
- رمضان المبارک کے مسائل و فضائل
- عظیم دن اور عظیم راتیں
- گیارھویں شریف کے فُیوض و برکات
- فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی میں علمائے اہلِ سنّت کا کردار
- حضرت امام جعفر صادق کی ولادت و شہادت کی تاریخ
- امریکا و برطانیہ مسلمانوں کے ازلی دشمن ہیں
- فلسفہ و مسائلِ نماز
- فلسفہ و فضائلِ جہاد
- فاتحہ کی شرعی حیثیت
- فضائلِ شعبان المعظم
- فلسفۂ قربانی و مسائلِ عید الاضحیٰ
- اسلام کا تصوّرِ قومیّت
- افضل التوسل بہ سیّد الرسل صلی اللہ علیہ وسلم
- تبلیغی جماعت کی حقیقت
- شجرۂ مبارکہ حضراتِ چشتیہ صابریّہ
- حضور سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وسلم بہ حیثیتِ مثالی شوہر
- کونڈوں نذر و نیاز کی شرعی حیثیت
- روشن دریچے (جلدِ اوّل) (ذوالحجہ ۱۴۳۶ھ / ستمبر ۲۰۱۵ء)
- روشن دریچے (جلدِ دوم) یہ تکمیل کے مراحل میں تھی کہ حضرت کا وصال ہو گیا۔
- بانیانِ سلسلۂ نعیمیہ (رجب ۱۴۳۸ھ / اپریل ۲۰۱۷ء)
- تاریخ دارالعلوم نعیمیہ کراچی (۱۴۴۱ھ / ۲۰۲۰ء)۔

نوٹ: ”تاریخ دارالعلوم نعیمیہ کراچی“ کے صفحہ نمبر 2 پر، اس کی تاریخ اشاعت: ”محرم الحرام 1441ھ / نومبر 2019ء“ لکھی ہے؛ جب کہ صفحہ نمبر 6 پر، جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ”اظہارِ تشکر“ کی تاریخ: ”6 / جمادی الآخر 1441ھ مطابق 02 / جنوری 2020ء“ رقم کی ہے، جس سے معلوم ہُوا کہ یہ کتاب ۲۰۲۰ء میں شائع ہُوئی ہے۔

اہلِ قلم کی سرپرستی و حوصلہ اَفزائی:

جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف خود کتابیں لکھیں، بلکہ متعدد لکھنے والوں سے کتابیں لکھوا کر اُنھیں شائع بھی کیا، خود میری بھی تین کتابیں آپ نے شائع کی ہیں۔ آپ اہلِ قلم کی بڑی حوصلہ

افزائی فرمایا کرتے تھے، اور اُن سے کام لیتے تھے، آپ ملاقات کے وقت، نیز فون کر کے بھی، کتاب کے حوالے سے پوچھا کرتے تھے کہ آج کل کیا کام ہو رہا ہے، کتاب کس مرحلے تک پہنچی۔

جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ پر کتاب و خصوصی نمبر:

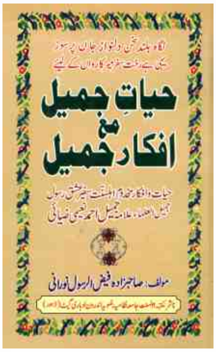

- "حیاتِ جمیل مع اَفکارِ جمیل": جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ مبارک ہی کے دوران، آپ کی حیات و خدمات پر، کتاب "حیاتِ جمیل مع اَفکارِ جمیل" کی جلدِ اوّل ۱۴۲۹ھ / ۲۰۰۸ء میں، جب کہ جلدِ دوم ۱۴۳۰ھ / ۲۰۰۹ء میں شائع ہُوئی۔ اِس کے مؤلّف صاحبزادہ مولانا فیض الرسول نورانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ پہلی جلد کے کُل صفحات: ۳۶۸ ہیں؛ جب کہ دوسری جلد کے کُل صفحات: ۳۰۰ ہیں۔ یہ دونوں جلدیں مکتبۂ اہلِ سنّت، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور، اندرونِ لوہاری گیٹ، لاہور سے شائع ہُوئیں۔

- سہ ماہی "اَنوارِ رضا (جوہر آباد)" کا "حضرت مفتی جمیل احمد نعیمی نمبر"، یہ خصوصی نمبر ۲۰۲۰ء میں شائع ہُوا۔

جمیلِ ملّت ایک شاعر:

جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ شعر و سخن کا بھی ذوق رکھتے تھے، اپنی تقاریر و تحاریر میں موقع و محل کی مناسبت سے برجستہ اَشعار بھی پیش فرماتے تھے؛ نیز، آپ خود بھی ایک اچھے شاعر تھے اور "نعیمی" تخلص کرتے تھے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"1976ء میں جب میں اپنی والدۂ ماجدہ اور اہلیہ کے ساتھ عمرے کی سعادت حاصل کرنے کے لیے حاضر ہُوا تو روضۂ رسول ﷺ کے سامنے حاضری کے وقت، میں نے یہ اَشعار تحریر کیے:

مدینے کے صبح اور شام، اللہ اللہ!
ہیں وقفِ دُرود و سلام، اللہ اللہ!
منوّر، معطّر فضائیں جہاں کی
یہی ہے وہ اَرضِ حَرام، اللہ اللہ!
ملائک جہاں سر جھکاتے ہیں ہر دم
یہی ہے وہ اعلیٰ مقام، اللہ اللہ!
جو مانگا کسی نے اُسے وہ مِلا ہے
یہ اپنا نصیب مَرام، اللہ اللہ!
بُلائیں گے آقا، نعیمی! دوبارہ
یہی ہے دعا صبح و شام، اللہ اللہ!"

("حیاتِ جمیل مع اَفکارِ جمیل"، جلد دوم، ص118؛ سہ ماہی "اَنوارِ رضا جوہر آباد" کا "حضرت مفتی جمیل احمد نعیمی نمبر"، ۲۰۲۰ء، ص238)

ماہ نامہ "ترجمانِ اہلِ سنّت"، کراچی کے کسی شمارے میں علمائے اہلِ سنّت کی مدح میں آپ کا کلام نظر سے گزرا، پھر وہ "حیاتِ جمیل مع اَفکارِ جمیل" (جلدِ اوّل، ص30) میں نظر آیا۔

وہ کلام ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

بوئے گُلِ رسالت علمائے اہلِ سنّت
بادِ نسیم سنّت علمائے اہلِ سنّت
تنویرِ نورِ وحدت علمائے اہلِ سنّت
روشن چراغِ ملّت علمائے اہلِ سنّت
بادِ کرم کے جھونکے، ابرِ کرم کے دھارے
بحرِ عطائے رحمت علمائے اہلِ سنّت
مہر و مہِ شریعت، نورِ رہِ طریقت
سرچشمۂ عنایت علمائے اہلِ سنّت

ماہر اُصول کے ہیں، نائب رسول ﷺ کے ہیں
سلطانِ مُلک و مِلّت علمائے اہلِ سنّت

شانِ جمالِ رحمت، کانِ جلال و عظمت
کونین کی ہیں دولت علمائے اہلِ سنّت

سنّی کو بخشیں طاقت، رضوی کو بخشیں قوّت
ہیں دین کی شجاعت، علمائے اہلِ سنّت

مقصد تمھارا اعلیٰ، سب مقصدوں سے بالا
ہے ”مصطفیٰ ﷺ کی عظمت“، علمائے اہلِ سنّت!

حق کا ہے بول بالا، باطل کا مُنھ ہے کالا
کیا خوب ہے ہدایت علمائے اہلِ سنّت

دے دیں نعیمیؔ کو بھی دستِ کرم کا صدقہ
دنیا و دیں کی نعمت علمائے اہلِ سنّت

سُنّی انسائیکلوپیڈیا:

جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کو اکابر علماو مشائخِ اہلِ سنّت کی تاریخ ازبر تھی، آپ اُن سے محبت رکھتے اور اپنی مجالس میں اکثر اُن کا ذکرِ خیر فرماتے؛ اُن سے متعلق کتب لکھواتے اور چھپوا کر شائع کراتے رہتے تھے۔ تابشِ اہلِ سنّت حضرت علامہ محمد منشا تابش قصوری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَۃ تو آپ کے بارے میں یوں لکھتے ہیں:

”جمیلِ ملّت، جمیل العلماء و المشائخ کا سینۂ بے کینہ تواریخ کا حسین دفینہ ہے۔ ان کے قلبِ جمیل میں بیسیوں علما و مشائخ اور تاریخی ہستیوں کے واقعات محفوظ ہیں۔ راقم نے بارہا عرض کیا کہ حضرت! اپنی یاد داشتوں کو نوکِ قلم پر لائیں، آپ ہمارے لیے ”سُنّی انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتے ہیں۔“

(”حیاتِ جمیل مع اَفکارِ جمیل“، جلد دوم، ص21)

تبلیغی دورے:

جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۶۱ء میں دیو دمن (ہندوستان) اور گوا کا تین ماہ کا تبلیغی دورہ کیا، اس دورے کے موقع پر، آپ کے دستِ مبارک پر متعدد ہندو اور عیسائی مشرف بہ اسلام ہُوئے۔ علاوہ ازیں، ۱۹۸۱ء میں سری لنکا، ۱۹۸۲ء میں حکومتِ ایران کی دعوت پر ایران، اگست ۱۹۸۴ء میں انگلینڈ اور اکتوبر ۱۹۸۵ء میں مظفّر آباد آزاد کشمیر کا دورہ کیا۔ ۱۹۸۷ء میں حضرت امام شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں بغداد میں منعقدہ عظیم الشان کانفرنس میں شرکت کی۔ نیز، تقریباً ہر سال رمضان المبارک میں آپ عرب امارات کے تبلیغی دورے پر تشریف لے جایا کرتے تھے۔

حُسنِ اَخلاق و اَصاغر نوازی:

جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ حُسنِ اخلاق میں اپنی مثال آپ تھے، آپ چھوٹے سے چھوٹے فرد کے ساتھ بھی، بڑی خوش اخلاقی سے پیش آتے، جو لوگ آپ کی خدمت میں اکثر حاضری کا شرف پایا کرتے تھے، وہ کبھی کسی وجہ سے دو تین ہفتے نہ آپاتے تو فون کرکے اُن کی خیریت دریافت کرتے، اور اُنھیں آنے کی دعوت دیتے، خود مجھ پر بھی حضرت نے ایسی شفقت متعدد بار فرمائی ہے۔ آپ ضرورت مند حضرات کی مالی امداد بھی فرماتے تھے، اور جب کوئی آپ کا شکریہ ادا کرتا تو آپ فرماتے کہ آپ کا شکریہ کہ آپ نے فقیر کا نذرانہ قبول فرمایا۔

مہمان نوازی:

آپ بڑے مہمان نواز واقع ہُوئے تھے: چائے، کولڈ ڈرنک وغیرہ سے ہمیشہ مہمانوں کی خاطر مدارات کرتے، کتابوں کا تحفہ عطا فرماتے، خوشبو لگانے کے لیے عطر کی شیشی آگے بڑھاتے۔

امام شاہ احمد نورانی سے رفاقت:

جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت امام شاہ احمد نورانی صدّیقی رحمۃ اللہ علیہ سے ۱۹۵۲ء میں شناسائی ہُوئی اور رفاقت و دوستی کا رشتہ قائم ہُوا، جو نہ صرف حضرت شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال (۲۰۰۳ء) تک قائم رہا، بلکہ آپ نے خود اپنے وصال تک بھی اِسے نبھایا۔ آپ تقریباً ہر مجلس میں حضرت امام شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکرِ

خیر فرمایا کرتے تھے۔ مدینۂ منوّرہ میں، ۲۵/ ذوالحجہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۹/ مئی ۱۹۶۳ء بروزِ اتوار، جب قطبِ مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی پوتی محترمہ اَمَةُ الرَّحْمٰن سلمہا بنتِ فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا محمد فضل الرحمٰن مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے امام نورانی رحمۃ اللہ علیہ کا نکاح ہُوا، تو اُس نکاح کے گواہوں میں جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کا نام بھی شامل ہے؛ جب کہ دوسرے گواہ مفتیِ اعظم کشمیر حضرت مولانا غلام قادر کشمیری رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۹/ محرم الحرام ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۶/ جنوری ۲۰۱۰ء بروز ہفتہ، دارالعلوم نعیمیہ (کراچی) میں دورانِ گفتگو، مجھے بتایا کہ ۱۹۶۳ء میں جب وہ مدینۂ منوّرہ حاضر ہُوئے تھے، تو اُس موقع پر حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدّیقی رحمۃ اللہ علیہ اُنھیں اپنے والدِ ماجد مبلغِ اعظم علامہ شاہ محمد عبدالعلیم صدّیقی رحمۃ اللہ علیہ کے مکان میں لے کر گئے اور بتایا کہ میرے والدِ ماجد نے اِس حدیث:

"جس سے ہو سکے کہ مدینے میں مَرے، تو
اُسے چاہیے کہ وہ مدینے ہی میں مَرے۔"

پر، عمل کرتے ہُوئے اپنی عمر کے آخری حصّے میں مدینۂ منوّرہ میں یہ گھر بنایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ تمنّا پوری فرمائی کہ مدینے میں موت آئے اور وہیں پر تدفین بھی ہو۔

"ندائے انجمن" کو دیے گئے اپنے ایک انٹرویو میں جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"قابلِ فخر ہیں وہ لمحات جو قائدِ اہلِ سنّت امام شاہ احمد نورانی کی رفاقت میں گزرے۔"

("حیاتِ جمیل معِ اَفکارِ جمیل"، جلدِ اوّل، ص 89)

آپ اپنے ایک دوسرے انٹرویو میں فرماتے ہیں:

"اپنے والدِ ماجد اور حضرت قائدِ اہلِ سنّت امام نورانی کے وصال پر بہت رویا ہوں۔"

("حیاتِ جمیل معِ اَفکارِ جمیل"، جلد دوم، ص 102)

امام نورانی سے جمیلِ ملّت کی رشتے داری:

حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۹/ محرم الحرام ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۶/ جنوری ۲۰۱۰ء بروز ہفتہ، دارالعلوم نعیمیہ (کراچی) میں دورانِ گفتگو، اِس فقیر (ندیم احمد نَدیم نورانی) کو جو معلومات فراہم کی، اُس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

"قائدِ اہلِ سنّت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدّیقی رحمۃ اللہ علیہ کے برادرِ اصغر محترم حماد سبحانی میاں مدّظلہ العالی کی شادی روزنامہ آغاز کے مالک مرحوم محمد عمر فاروقی صاحب کی نواسی آمنہ سے ہُوئی، اور سبحانی میاں کی ساس صاحبہ، حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیۂ محترمہ کی پھوپھی زاد بہن ہیں۔ محمد عمر فاروقی کے بیٹے محمد انور فاروقی ہیں۔"

خستہ حال ٹیکسی میں سفر، گاڑی کیوں نہیں خریدی:

آپ نے ایک ملاقات میں راقم الحروف (ندیم احمد نَدیم نورانی) سے فرمایا کہ "میں چاہوں تو ایک ڈیڑھ لاکھ کی کوئی گاڑی لے سکتا ہوں، لیکن جب یہ سوچتا ہوں کہ میرے قائد شاہ احمد نورانی نے گاڑی نہیں خریدی تو گاڑی خریدنے کا خیال ترک کر دیتا ہوں"۔ چنانچہ جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سفر کے لیے ایک ٹیکسی ڈرائیور "سعید" کو متعیّن کیا ہُوا تھا اور اکثر مجھے اُس ٹیکسی میں بٹھا کر، دارالعلوم نعیمیہ سے بس اسٹاپ تک اور کبھی کبھی نیپا چورنگی تک ڈراپ بھی کیا کرتے تھے اور اُسی ٹیکسی میں ۱۲/ جمادی الآخرہ ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۲/ مارچ ۲۰۱۷ء بروزِ اتوار، دوپہر کے کھانے پر، آپ دارالعلوم نعیمیہ (کراچی) سے میرے ساتھ ناظم آباد نمبر 1 میں واقع میرے غریب خانے تشریف بھی لائے، اور کرایہ بھی خود ہی ادا کیا۔ کبھی کبھی آپ رکشے میں بھی سفر فرمایا کرتے تھے۔

شریکِ حیات:

جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی شریکِ حیات محترمہ فیروزہ بیگم سے بڑی محبّت تھی، اکثر مجھ سے اُن کی صحت یابی و سلامتی کے لیے دعا کرنے کو کہا کرتے تھے، اُن کی خوشی کا خیال رکھا کرتے تھے، میں نے اپنی کتاب مسمّٰی بہ اسمِ تاریخی: "علامہ حاجی محمد بشیر صدّیقی کا سفر زندگی (۱۴۳۸ھ)" و ملقب بہ لقبِ تاریخی: "یک اجل تحریر در حیاتِ بشیر (۲۰۱۷ء)" کے ٹائٹل پر یہ عبارت درج کروائی:

"حسبِ ارشاد و بااہتمام: جمیلِ ملّت علّامہ جمیل احمد نعیمی ضیائی"

پھر آپ کو دکھائی تو آپ نے فرمایا کہ اِس عبارت کے آخر میں "چشتی صابری" کا بھی اضافہ کروالیں، میری اہلیہ اس بات کی شکایت کرتی ہیں کہ آپ "ضیائی" کی نسبت تو لکھتے ہیں میرے والدِ ماجد نے جو آپ کو خلافت عطا فرمائی ہے اُن کی نسبت "چشتی صابری" تحریر نہیں کرتے۔

چنانچہ حضرت کے حکم پر میں نے ٹائٹل پر "چشتی صابری" کی نسبت کا اضافہ کر دیا۔ اِس سے یہ معلوم ہُوا کہ جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی اہلیۂ محترمہ کی خوشی کا کتنا خیال تھا۔ وہ خود بھی بڑی پاک طینت و بااخلاق خاتون ہیں اور سدا آپ کی وفاشعار و اطاعت گزار رہیں، جس کا اعتراف، حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ اِن اَلفاظ میں کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اُس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے چالیس سال سے زائد کا عرصہ ہو گیا ہے، فقیر رشتۂ اِزدواج سے منسلک ہے۔ اِس عرصے میں خانوادۂ علمی حضرت شیخ المشائخ الشاہ کرامت اللہ دہلوی (رحمۃ اللہ علیہ) کی پوتی اور حضرت علّامہ حافظ محمد مسعود صاحب چشتی صابری (رحمۃ اللہ علیہ) کی صاحبزادی میری اہلیہ ہیں۔ میں نے اپنی اہلیہ کو اپنا اطاعت گزار اور وفاشعار پایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ایک مرتبہ حج اور متعدد مرتبہ عمرے کی غرض سے جب میں دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہُوا تو میری اہلیہ میری خدمت میں مستعد رہیں اور کفایت شعار ہونے کے ساتھ ساتھ سلیقہ مند خاتون بھی ہیں؛ نیز، خوشی اور غمی، خوش حالی اور تنگ دستی میں احقر کا ساتھ دیا۔ اَحکامِ شریعت، عبادت و ریاضت اور دُرود و سلام کی حتی الوسع پابندی کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ پاک، صاحبِ لَوْلَاکَ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے، اُن کو صحت اور سلامتیِ ایمان کے ساتھ رکھے۔

وہ مسکرائے، جان سی کلیوں میں پڑ گئی
دیکھا جو مسکرا کے تو گلشن بنا دیا"

("حیاتِ جمیل مع اَفکارِ جمیل"، جلد دوم، ص 117)

جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد:

حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کی بھتیجی محترمہ رِضوانہ عُرف صَفیہ، اور آپ کی اہلیۂ محترمہ کے بھانجے جناب اعجاز احمد صاحب سے موصول شدہ معلومات کے مطابق، آپ کی کوئی اَولاد نہیں تھی، نہ کوئی بیٹا اور نہ ہی کوئی بیٹی۔ لہٰذا، یہ بات غلط فہمی پر مبنی ہے کہ آپ کی بیٹیاں تھیں۔

بہن بھائی:

حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کے والدِ ماجد جناب قادر بخش رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا، جن کے نام، بہ ترتیبِ ولادت، حسبِ ذیل ہیں:

- محمد صدّیق: آپ لیاقت آباد نمبر ۲، نزدِ سی ون ایریا (کراچی) کے قبرستان میں مدفون ہیں۔ آپ کی اہلیۂ محترمہ کا نام: قمر النساء بیگم ہے۔
- قُریشہ: آپ کی قبر لانڈھی ساڑھے تین نمبر (کراچی) کے قبرستان میں ہے۔
- محمد سعید احمد: آپ نئی کراچی کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔ آپ کی اہلیۂ محترمہ کا نام: شمیم بیگم ہے۔
- جمیل احمد نعیمی: آپ محمد شاہ قبرستان (نارتھ کراچی) میں سپردِ خاک کیے گئے۔ آپ کی زوجۂ محترمہ کا نام: فیروزہ بیگم ہے۔ اللہ تعالیٰ اِنھیں صحت و عافیت اور ایمان کی سلامتی کے ساتھ سلامت رکھے!

■ اقبال بیگم: آپ، اَلْحَمْدُ لله، بہ قیدِ حیات ہیں، کراچی کے علاقے سرجانی ٹاؤن میں رہائش پزیر ہیں۔

بہن بھائیوں سے متعلّق مذکورۂ بالا تفصیل مجھے حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کی بھتیجی محترمہ رِضوانہ عُرف صَفیّہ بنتِ جناب محمد صدّیق صاحب سے حاصل ہُوئی۔ اِس تفصیل سے معلوم ہُوا کہ اِس وقت حضرت کے بہن بھائیوں میں سے صرف ایک بہن اقبال بیگم ہی بہ قیدِ حیات ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ انھیں اور حضرت کی اہلیۂ محترمہ کو صحت وعافیت اور ایمان کی سلامتی کے ساتھ سلامت رکھے اور جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ اور اُن کے والدین اور تمام بہن بھائیوں کی مغفرت فرمائے، اعلیٰ علیین وجنّت الفردوس میں بلند درجات سے نوازے اور تا صبحِ قیامت اِن کی قبور پر رحمت واَنوار کی بارش برسائے۔

آمِیْن بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ﷺ!

جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ سے میری رشتے داری:

جمعۃ المبارک، ۱۱/ ذیقعد ۱۴۴۱ھ مطابق ۳/ جولائی ۲۰۲۰ء کو، میری اہلیہ کی بڑی بہن زُبیدہ ناز کی بیٹی خولہ بنتِ جناب سیّد واجد علی کی شادی، جمیلِ ملّت حضرت علامہ جمیل احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی بھتیجی رِضوانہ عُرف صَفیّہ کے فرزند جناب سیّد رَطاب عُرف کاشان ولد سیّد ریحان سے ہُوئی۔ اِس طرح یہ فقیر (ندیم احمد نؔدیم نورانی) حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بھائی محمد صدّیق رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے رَطاب عُرف کاشان کا خلیا سسر ہُوا۔

مُریدین:

اپنے وصال سے ۶/ سال پہلے، گیارھویں شریف کے دن، ۱۱/ ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ مطابق یکم فروری ۲۰۱۵ء بروزِ اتوار، دوپہر ساڑھے بارہ بجے، دارالعلوم نعیمیہ کراچی میں حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ نے جس خوش نصیب بچے کو اپنا پہلا مرید ہونے کا شرف بخشا تھا، وہ تھا محترم سیّد عبدالصمد صاحب زِیْدَ مَجْدُہٗ کا فرزندِ دل بند: "سیّد محمد حسن"۔ اُس وقت، میں بھی وہیں دارالعلوم میں موجود تھا، اسی موقع پر میں نے اپنی کتاب "جب جب تذکرۂ نجندؔی ہُوا" دیکھی تھی، جسے حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ نے شائع کروایا تھا، اور اُس کے چند روز بعد ۸/ مارچ کو اُس کتاب کی تقریبِ رونُمائی بھی منعقد کرائی تھی۔ اُس بچے کو مُرید کرنے کے سترہ دن بعد، بروزِ بدھ ۲۸/ ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۸/ فروری ۲۰۱۵ء کو دارالعلوم نعیمیہ (کراچی) ہی میں حضرت مفتی منیب الرحمٰن مد ظلہ العالی کے کمرے میں، دوسرے نمبر پر، میرے چاروں بچوں: حُمیرا، اُمامہ، مریم اور محمد عُزیر احمد نورانی کو مُرید ہونے کی سعادت بخشی، اسی موقع پر، مجھے طالب ہونے کا شرف بھی عطا فرمایا اور پھر اتوار ۱۲/ جمادی الآخرہ ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۲/ مارچ ۲۰۱۷ء کو میرے غریب خانے پر تشریف لائے تو اُس موقع پر میری اہلیہ راشدہ عُرف فاز کو بھی اپنے ذریعے سلسلۂ چشتیہ صابریّہ میں طالب ہونے کی سعادت عطا فرمائی، جو پہلے ہی سے مسعودِ ملّت حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی مظہری رحمۃ اللہ علیہ سے شرفِ بیعت رکھتی ہیں۔

خلفا:

وصال سے چند سال پہلے تک حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ نے کسی کو اپنا خلیفہ نہیں بنایا تھا، لیکن پھر جب لوگوں کے اِصرار پر، یہ سلسلہ شروع کیا تو جہاں آپ نے بہت سے علمائے کرام کو خلافت سے نوازا، وہیں انجمن ضیائے طیبہ کراچی سے وابستہ دو افراد یعنی سرپرست انجمن

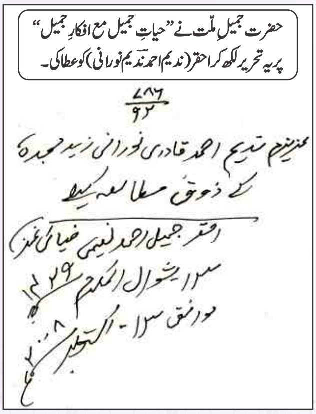
حضرت جمیلِ ملّت نے "حیاتِ جمیل مع افکارِ جمیل" پر یہ تحریر لکھ کر راقم (ندیم احمد نؔدیم نورانی) کو عطا کی۔

۷۸۶
عزیزم ندیم احمد قادری نورانی زید مجدہ
کے ذوقِ مطالعہ کیلئے
راقم جمیل احمد نعیمی ضیائی غفرلہ

ضیائے طیبہ مفتی محمد اکرام المحسن فیضی مدظلہ العالی اور اِس فقیر (ندیم احمد نؔدیم نورانی) کو بھی شرفِ اجازت و خلافت عطا فرمایا؛ نیز انجمن ضیائے طیبہ ہی کے چیئرمین علّامہ سیّد محمد مبشر قادری زِیْدَ مَجْدُہٗ کو بھی اجازت سے سرفراز کیا۔

علالت:

وصال سے کچھ عرصہ قبل، حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ علالت کا شکار ہو کر گھر میں صاحبِ فراش ہوگئے، کچھ روز تو شدید ہچکیاں لگی رہیں، بعد میں قے (اُلٹیاں) بھی آنے لگیں، نتیجتاً کافی کمزوری و نقاہت طاری ہوگئی۔ حاجی حنیف طیّب صاحب زِیْدَ مَجْدُہٗ کے علم میں یہ بات آئی تو آپ نے اصرار کیا کہ انھیں المصطفیٰ ویلفیئر ہسپتال میں داخل کرادیا جائے۔ چنانچہ وصال سے دس بارہ روز قبل، آپ المصطفیٰ ویلفیئر ہسپتال (گلشنِ اقبال، کراچی) کی چوتھی منزل پر واقع آئی سی یو روم میں داخل ہوگئے۔ چنانچہ جمعۃ المبارک، ۲۶/ربیع الاوّل ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۳/نومبر ۲۰۲۰ء کو دوپہر تقریباً ساڑھے بارہ بجے، یہ فقیر (ندیم احمد نؔدیم نورانی) آپ کی عیادت کے لیے ہسپتال پہنچا، جہاں آپ کی اہلیۂ محترمہ آئی سی یو وارڈ کے باہر بیٹھی ہُوئی تھیں، پہلے اُن سے ملاقات ہُوئی اور اُن ہی سے حضرت کی علالت، نیز، ہسپتال میں داخلے کی مذکورۂ بالا تفصیل حاصل ہُوئی نیز آپ نے یہ خوش خبری بھی دی کہ طبیعت پہلے سے بہتر ہے، ڈاکٹرز کہہ رہے ہیں کہ آج انھیں آئی سی یو سے جنرل وارڈ میں شفٹ کردیں گے؛ پھر آپ ہی کی رہ نمائی سے میں آئی سی یو روم میں حضرت کی عیادت کے لیے حاضر ہُوا۔ آپ کی دست بوسی کی، آپ کی صحت یابی کے لیے دعائیں کیں اور آپ سے دعا کا خواست گار ہُوا۔ حضرت جمیلِ ملّت نے فرمایا کہ طبیعت پہلے سے بہتر ہے، اب صرف کمزوری محسوس ہو رہی ہے، آپ دعا کیجیے گا۔ اس طرح میں اللہ ربّ العزّت کا شکر ادا کرتے ہُوئے، ہسپتال سے خوشی خوشی لوٹا۔ کیا خبر تھی کہ چار دن بعد حضرت جمیلِ ملّت دارِ فنا سے دارِ بقا کی طرف رحلت فرما کر، اپنے چاہنے والوں کے دلوں میں اپنے غم کی ایک نئی دنیا آباد کرجائیں گے۔

وصالِ پُر ملال:

وصال سے دو روز قبل، حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کو المصطفیٰ ویلفیئر ہسپتال سے منتقل کر کے، ڈاؤ میڈیکل کووِڈ سینٹر (نیپا چورنگی، گلشنِ اقبال، کراچی) میں، قرنطینہ کر دیا گیا، جہاں حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ، منگل، یکم ربیع الآخر ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۷/نومبر ۲۰۲۰ء کا دن گزار کر، ساڑھے گیارہ بجے شب، خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ!

بچھڑا کچھ اِس ادا سے کہ رُت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

اپنے ایک آفس کے ساتھی اور دوست مدثر اکرام کے ٹیکسٹ میسج سے مجھے حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کی اندوہ ناک خبر کی اطلاع ملی، پھر بعدِ فجر، برادرِ طریقت حضرت مولانا منوّر احمد نعیمی نورانی زِیْدَ مَجْدُہٗ (دارالعلوم نعیمیہ، کراچی) سے اس خبر کی تصدیق ہو گئی۔ اِس خبر نے مجھے ہلا کر رکھ دیا، اور کچھ دیر کے لیے سکتے میں ڈال دیا۔

نمازِ جنازہ:

بدھ، ۲/ربیع الآخر ۱۴۴۳ھ مطابق ۱۸/نومبر ۲۰۲۰ء، بعدِ نمازِ ظہر، دارالعلوم نعیمیہ (کراچی) میں مفتیِ اعظم پاکستان حضرت

مفتی پروفیسر منیب الرحمٰن دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے پہلے

حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں کچھ تعریفی و توصیفی کلمات ارشاد فرمائے؛ بعد ازاں، ۲/ بج کر ۹/ منٹ پر نمازِ جنازہ کی امامت اور حضرت کی مغفرت وبلندیِ درجات کے لیے دعا فرمائی۔

شرکائے نمازِ جنازہ:

نمازِ جنازہ میں امیر مرکزی جماعت اہلِ سنّت پاکستان پیر میاں عبدالخالق قادری آف بھرچونڈی شریف، مفتیِ اعظم سندھ مفتی محمد جان نعیمی، علامہ سیّد عظمت علی شاہ ہمدانی (دارالعلوم قمرالاسلام، کراچی) مفتی محمد عبدالعلیم قادری، صاحبزادہ مفتی محمد زبیر ہزاروی (مہتمم دارالعلوم غوثیہ، کراچی)، مفتی اللہ بخش قادری، ابوالمکرم پیر علامہ ڈاکٹر سیّد محمد اشرف اشرفی الجیلانی، مفتی محمد الیاس رضوی، مفتی رفیق الحسنی، مفتی غلام نبی فخری، مفتی فیاض احمد نقشبندی، جانشینِ مسعودِ ملّت صاحبزادہ مولانا ابوالسرور محمد مسرور احمد نقشبندی مسعودی، مفتی محمد اسماعیل حُسین نورانی، علامہ محمد عبداللہ نورانی، علامہ سیّد محمد صدّیق نعیمی نورانی، علامہ سیّد زاہد سراج قادری، مفتی رفیع الرحمٰن نورانی، مولانا عبدالرحمٰن صدّیقی نورانی، مفتی عابد مبارک، علامہ جہانگیر صدّیقی، ابوالحماد علامہ محمد اسرار قادری، ملک محمد شکیل قاسمی، علامہ عبدالمتین نعیمی، بلال سلیم قادری، علامہ قاضی احمد نورانی، علامہ سیّد عقیل انجم قادری، مفتی محمد غوث صابری، مستقیم نورانی، ڈاکٹر سیّد محمد علی شاہ، علامہ محمد اشرف گورمانی، سرپرستِ انجمن ضیائے طیبہ و ایڈیٹرِ اِن چیف ماہنامہ ضیائے طیبہ کراچی نبیرۂ بیہقیِ وقت مفتی محمد اکرام المحسن فیضی، بانیِ انجمن ضیائے طیبہ سیّد اللہ رکھا قادری ضیائی اور اُن کے فرزند چیئرمین انجمن ضیائے طیبہ و ایڈیٹر ماہ نامہ ضیائے طیبہ کراچی علّامہ سیّد محمد مبشر قادری، مفتی محمد سیف اللہ باروی (اُستاذ دارالعلوم حنفیہ غوثیہ، کراچی وسابق مفتی دارالافتا، انجمن ضیائے طیبہ، کراچی)، مفتی محمد احسن اُویسی (ناظم و مدرّس دارالعلوم میمن، نیو میمن مسجد، بولٹن مارکیٹ کراچی وسابق مفتی دارالافتا انجمن ضیائے طیبہ، کراچی) محترم محمد مقصود حُسین اُویسی نوشاہی، قاری نیاز حسین اکرمی، سیّد عمران حسین، محمد علی قریشی، اے ٹی آئی کے مرکزی ڈپٹی جنرل سیکرٹری نبیل مصطفائی، عبدالغنی شاہزیب، اُسامہ مصطفیٰ اعظمی، محمد فیصل گھڑیالی، انجمن ضیائے طیبہ کراچی کے گرافکس ڈیزائنر محمد مدثر اکرام، ارسلان احمد صدّیقی اور دارالعلوم نعیمیہ کے اساتذہ و طلبہ و عملہ؛ نیز، یہ اَحقر (ندیم احمد نَدیم نورانی) اور اَحقر زادہ محمد عُزیر احمد نورانی سمیت کثیر علماو مشائخ و عوام اہلِ سنّت نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔

شرکائے جنازہ کی مذکورۂ بالا فہرست میں جو نام درج ہیں، اُن میں سے کچھ نام تو میں نے صاحبزادہ مولانا زُبیر ہزاروی صاحب کے فیس بُک پیج سے لیے ہیں اور اکثر و بیشتر نام اپنے ذاتی مشاہدے کی بنا پر شامل کیے۔

رحلت (انتقال) کا سبب اور وقت:

اگرچہ مشہور یہی ہے کہ حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت (انتقال)، کرونا (Coronavirus) کے سبب ہُوئی؛ لیکن در حقیقت یہ سبب متعیّن نہیں ہے۔

جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیۂ محترمہ کے بھتیجے جناب اعجاز احمد صاحب کے مطابق ڈاؤ میڈیکل کووِڈ سینٹر (نیپا چورنگی، گلشنِ اقبال، کراچی) کی طرف سے جو سندِ رحلت یعنی موت کا تصدیق نامہ (Death Certificate) دیا گیا ہے، اُس میں سببِ رحلت سے متعلق یہ اَلفاظ لکھے ہیں:

"Corona/ Cardiac Arrest"

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی رحلت کرونا کی وجہ سے ہُوئی ہے یا پھر ہارٹ اٹیک کے سبب؛ البتہ جناب اعجاز احمد صاحب نے اِس بات کی تصدیق کی ہے کہ آپ کی کرونا (Corona) کی رپورٹ مُثبت (Positve) آئی تھی؛ جس کے مطابق، آپ کرونا میں مبتلا ہو گئے تھے۔

اعجاز بھائی کے مطابق اِسی ڈیتھ سرٹیفیکیٹ میں آپ کی رحلت کا وقت: رات ساڑھے گیارہ بجے لکھا ہے۔

آخری دیدار:

نمازِ جنازہ کے بعد دارالعلوم نعیمیہ میں، حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کا آخری دیدار کرایا گیا اور پھر تدفین کے وقت بھی بعض حضرات کو یہ سعادت حاصل ہُوئی۔ اِس موقع پر بھی مجھے اور میرے بیٹے محمد عزیر احمد نورانی کو تقریباً ساڑھے تین بجے سہ پہر حضرت کے آخری دیدار کا شرف حاصل ہُوا۔

تدفین:

محمد شاہ قبرستان (نارتھ کراچی، نزد ڈسکو موڑ) میں واقع ایک اِحاطے میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ یہ اِحاطہ دربارِ چشتیہ کے بالمقابل چند قدم آگے واقع ہے۔ اس احاطے کے متعلق حضرت

جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیۂ محترمہ کے بھانجے جناب اعجاز احمد صاحب سے موصول شدہ معلومات کا خلاصہ یہ ہے:

”حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کے ایک دیرینہ معتقد جناب رشید صاحب کی ملکیت میں ہے، جس میں اُن کے والدین اور ایک بہن کی قبریں پہلے ہی سے ہیں اور خود رشید صاحب بھی وہیں دفن ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ رشید صاحب نے حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ سے خواہش ظاہر کی تھی کہ آپ کی تدفین اُن کے اِحاطے میں ہو۔ حضرت نے اُن کی خواہش کے مطابق اپنی تدفین کی وصیت کر دی تھی؛ لہٰذا، اس وصیت کو عملی جامہ پہناتے ہُوئے آپ کو اُسی احاطے میں سپردِ خاک کر دیا گیا؛ نیز، یہ بات بھی طے شدہ ہے کہ حضرت کی اہلیۂ محترمہ کے وصال کے بعد، اُن کی تدفین بھی اسی جگہ حضرت کے قرب میں ہوگی۔“

تدفین کے وقت صاحبزادہ زُبیر ہزاروی صاحب (مہتمم دارالعلوم غوثیہ، کراچی) نے حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں کچھ تعریفی و توصیفی کلمات ارشاد فرمائے اور فاتحہ کے بعد، آخر میں حضرت علامہ احمد علی سعیدی صاحب دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَۃ نے دعا فرمائی۔

سوئم:

نمازِ جنازہ کے بعد، دارالعلوم نعیمیہ میں پہلے حضرت مفتی منیب الرحمٰن صاحب اور پھر قبرستان میں حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیۂ محترمہ کے بھانجے جناب اعجاز احمد صاحب نے اعلان کیا کہ ہفتہ ۲۱/ نومبر کو صبح ۹/ بجے سے دوپہر ساڑھے بارہ بجے تک دارالعلوم نعیمیہ میں حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کی محفلِ سوم منعقد کی جائے گی؛ لیکن، شبِ جمعہ، ربیع الآخر ۱۴۴۲ھ کی چوتھی شب جمعرات ۴/ ربیع الآخر ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۹/ نومبر ۲۰۲۰ء کو رات ۸/ بج کر ۴۸/ منٹ پر عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم امیر المجاہدین اُستاذ العلما حضرت علّامہ مولانا خادم حُسین رضوی صاحب کا انتقال ہو گیا، جن کے جنازے میں شرکت کے لیے کراچی سے بھی بے شمار عوام وخواص لاہور چلے گئے، اِس وجہ سے حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کا سوئم مؤخّر کر دیا گیا۔ چنانچہ حضرت کے سوئم کی محفل، بروز جمعرات ۱۰/ ربیع الآخر ۱۴۴۲ھ مطابق ۲۶/ نومبر ۲۰۲۰ء کو صبح ۹/ بجے سے شروع ہو کر، دوپہر تقریباً پونے ایک بجے اختتام پزیر ہُوئی۔ اختتام پر حاضرین کی خدمت میں لنگر شریف بھی پیش کیا گیا۔ محفلِ سوئم سے حسبِ ذیل حضراتِ علمائے کرام نے خطاب کیا:

حضرت علامہ احمد علی سعیدی (شیخ الحدیث، دارالعلوم نعیمیہ، کراچی)، مفتی محمد وسیم اختر مدنی (اُستاذ، شعبۂ فقہ دارالعلوم نعیمیہ، کراچی)، مفتی اسماعیل حُسین نورانی (رئیس دارالافتاء، جامعہ انوار القرآن، گُلشنِ اقبال، بلاک ۵، کراچی)، علامہ ڈاکٹر فرید الدین قادری (سجادہ نشین، خانقاہِ قادریۂ علیہ، سولجر بازار، کراچی)، علامہ

محمد رضوان نقشبندی (مہتمم جامعہ اَنوار القرآن، گلشنِ اقبال، بلاک ۵، کراچی)، علامہ مفتی محمد رفیق الحسنی (بانی و مہتمم جامعہ مدینۃ العلوم، گلستانِ جوہر، کراچی)، صاحبزادہ محمد ریحان نعمان امجدی (مہتمم دارالعلوم امجدیہ، کراچی)، مفتی محمد الیاس رضوی اشرفی (بانی و مہتمم جامعہ نصرۃ العلوم، کراچی)، حاجی محمد امین عطّاری (رُکنِ شوریٰ، دعوتِ اسلامی) اور مفتیِ اعظم پاکستان پروفیسر منیب الرحمٰن (چیئرمین رویتِ ہلال کمیٹی پاکستان و مہتمم دارالعلوم نعیمیہ، کراچی)

آخذ و مَراجع:

اس مضمون کی تیاری میں حسبِ ذیل کتب و شخصیات سے مدد لی گئی ہے:

- "حیاتِ جمیل معِ اَفکارِ جمیل" از صاحبزادہ فیض الرسول نورانی رحمۃ اللہ علیہ، جلدِ اوّل (۲۰۰۸ء) و دوم (۲۰۰۹ء)، مطبوعہ مکتبہ اہلِ سنّت، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور۔
- "روشن دریچے" از جمیلِ ملّت علامہ جمیل احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ، (۲۰۲۰ء)، (ستمبر ۲۰۱۵ء)، مطبوعہ دارالعلوم نعیمیہ، کراچی و بزمِ چشتیہ صابریہ، کراچی۔
- "تاریخ دارالعلوم نعیمیہ کراچی" از جمیلِ ملّت علامہ جمیل احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ، (۲۰۲۰ء)، مطبوعہ دارالعلوم نعیمیہ، کراچی و بزمِ چشتیہ صابریہ کراچی۔
- سہ ماہی "اَنوارِ رضا (جوہر آباد)" کا "حضرت مفتی جمیل احمد نعیمی نمبر"، خصوصی نمبر، ۲۰۲۰ء۔
- "تذکرۂ مُحدّث سورتی رحمۃ اللہ علیہ" از خواجہ رضی حیدر، سورتی اکیڈمی، ۲/ڈی ۵/۱۶، ناظم آباد نمبر ۲، کراچی۔
- جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ سے خود ذاتی طور پر موصول شدہ معلومات۔
- حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیۂ محترمہ سے حضرت کی علالت اور المصطفیٰ ویلفیئر ہسپتال میں داخلے کی تفصیل حاصل ہوئی۔
- حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کے بہن بھائیوں سے متعلق معلومات اور اہلیۂ محترمہ کا نام، حضرت کی بھتیجی محترمہ رِضوانہ عُرف صَفیّہ صاحبہ زوجۂ جناب سیّد ریحان صاحب نے فراہم کیں۔
- رحلت کا مقام اور ڈیتھ سرٹیفکیٹ میں مندرج رحلت کا وقت اور سبب؛ نیز اِحاطۂ تدفین سے متعلق تفصیل، حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیۂ محترمہ کے بھانجے محترم جناب اعجاز احمد صاحب سے موصول ہُوئیں۔
- حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی اَولاد نہیں تھی، یہ بات محترمہ صفیہ صاحبہ اور محترم اعجاز احمد صاحب دونوں کے ذریعے پتا چلی۔
- شرکائے نمازِ جنازہ میں سے کچھ نام حضرت مفتی عبدالحلیم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند صاحبزادہ مولانا زبیر ہزاروی صاحب کے فیس بک پیج سے لیے گئے۔

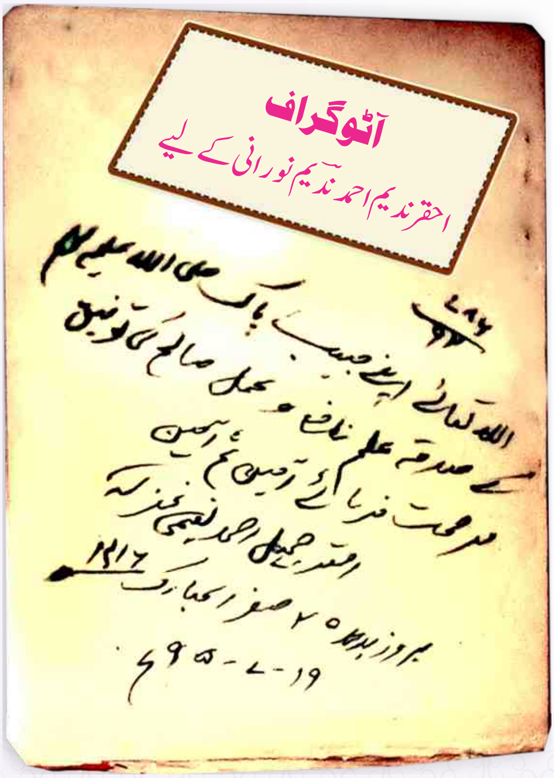

سندِ تکمیل درسِ نظامی

از: تاج العلما مفتی محمد عمر نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حدثنی محمد بن عبد الله بن قهزاد من اهل مرو قال سمعت عبدان بن عثمان یقول سمعت عبد الله بن المبارك یقول الاسناد من الدین ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء رواه مسلم فی خطبة صحیحه

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی فقه من شاء من عباده بالتبصرة والیقین ومن علیهم بدقة النظر فی الدلائل فادرکوا بذلک رضاء رب العلمین فلذلک شادوا منار اصولهم بجیلة فهرست التاذین خطهم لهم کنز الهدایة محلی بالحق والتبیین من هنالک غرفوا رموز الحقائق بحوض نهر رائق یرددون بالاغتراف من الفوائد الزوائد نختمتم لعنایته فی البدایة والنهایة بفضل ارحم الراحمین وافاض علیهم بحر الجود فبلغوا غایة المقصود وکان بارشاد المسترشدین اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له شهادة تکون لنا ذخیرة فی یوم الدین واشهد ان سیدنا ونبینا محمدا عبده ورسوله القائم بحقیقة الحق والیقین صلی الله علیه وعلی اله واصحابه وسلم اولی الفصاحة والبلاغة والتبیین اما بعد فیقول فقیر ربه واسیر ذنبه کثیر المساوی محمد عمر النعیمی المرادابادی المدرس فی مدرسة الاسلامیة مخزن عربیة الواقع فی کراچی لما قرء علی الاخ العزیز المولوی جمیل احمد بن قادر بخش مرحوم المتوطن فی کراچی من کتب الاحادیث والتفاسیر والفقه وغیرها ثم التمس منی ان اجیزه بما احتوی علیه سندی من کتب الاحادیث والتفاسیر والفقه وغیرها وذلک من حسن ظنه بانی اهل لذلک ولیس الامر کذلک ولکن قضی بانی اسئل عن تلک المسالک وقضاء الله لیس له دافع فاجبته لما سئل واجزته فیما قال کما اجازنی سیدی وسندی کنزی وذخری لیومی وغدی صدر الافاضل فخر الاماثل مولانا الحاج الحکیم محمد نعیم الدین قدس سره وهو مجاز عن استاذه امام العلماء الاعلام قدوة الفضلاء الکرام شیخ الکل حضرت مولانا الحاج المولوی محمد گل قدس الله تعالی سره وقدس سره النورانی وهو مجاز عن استاذه المرحوم مولانا مقتدانا کوکب الهدایة فی الحرمین الشریفین زاد الله شرفهما خاتم المحققین السید محمد المکی الکتبی الخلوتی الخطیب المدرس فی المسجد الحرام وهو مجاز عن والده المرحوم خاتم المحققین السید محمد الکتبی الخطیب والامام والمدرس بالمسجد الحرام وهو مجاز عن والده مفتی الحنابلة فی بلدة الحرام السید محمد بن حسین الکتبی روح الله روحه فی ظلل النعیم وهو مجاز بذلک عن استاذه خاتم المحققین مولانا المرحوم السید احمد الطحطاوی المحشی للدر المختار رحمه مولاه رحمة الابرار وسنده مذکور بالتفصیل فی مسانیده المطولة المشهورة فی دیار العرب والعجم خصوصا فی المدرسة العالیة الازهریة الواقعة فی بلدة مصر وعممته بالعمامة المستحبة لما روی عن عبد الرحمن بن عوف قال عممنی رسول الله صلی الله علیه وسلم فسدلها بین یدی ومن خلفی رواه ابوداؤد واوصیه بالتقوی فانها السبب الاقوی وان لا ینسانی من صالح دعواته فی خلواته وجلواته واسال الله تعالی ان ینفعنی وایاه ویبلغنا ما تمناه بمنه وکرمه

کتبه العبد المعتصم بذیل النبی الامی
عمر النعیمی
ذی الحجة ۱۳۷۹ھ

سندِ اجازت جمیل ملّت

از: شیخِ طریقت حضرت مولانا مسعود احمد چشتی دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سند اجازت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　　　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

حقیر فقیر امیدوار رحمت رب قدیر محمد مسعود احمد خلف
حضرت شیخ المشائخ مولانا الحاج شاہ محمد کرامت اللہ خانصاحب قدس سرہ خلیفہ
حضرت عارف باللہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ العزیز جن کو حضرت امداد اللہ
مکی سے چاروں خاندان چشتی، قادری، نقشبندی، سہروردی کی تحریری اجازت حاصل تھی، جو
میرے پاس محفوظ ہے۔ حسن اتفاق سے اس عاجز کو ایک جماعت کثیر علماء و مشائخ کی معیت
میں ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ حرمین شریفین کی حاضری کا شرف نصیب ہوا۔ اس وقت مکہ معظمہ میں حضرت
حاجی صاحب کے خلیفہ حضرت مولانا محمد شفیع الدین تشریف فرما تھے، جو آخری خلیفہ
مسند خلافت پر متمکن تھے، ان سے نیاز حاصل ہوا، مجھ پر کمال شفقت یہ معلوم کرکے کہ میں مولانا
محمد کرامت اللہ علیہ رحمۃ کا فرزند ہوں، محبت فرمائی، دعا دی اور کتاب حزب البحر
کی مع اجازت مرحمت فرمائی اور اپنے دستخط کتاب پر ثبت فرمائے یہ اجازت نامہ ۱۵ ذوالحجہ کو عطا فرمایا۔ اب اس
نعمت روحانی فاضل نوجوان مولانا الحاج جمیل احمد نعیمی کرامتی جو کہ میرے خویش بھی ہیں،
ان کو اس کا اہل اور صاحب صلاحیت و دیندار یقین کرتے ہوئے یہ روحانی دولت ان کو تفویض کرتا
ہوں، اور اجازت دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ مولا تعالیٰ ان کو مستفیض فرمائے۔
نیز مولانا موصوف جس کسی کو خواہشمند پائیں اس کو بھی اجازت دینے کے مجاز
ہوں گے، تاکہ یہ کرامتی امداد اللہی فیض جاری و ساری رہے اور اہل اللہ کی روحانیت
سے استفادہ ہوتا رہے۔

محمد مسعود احمد دعاگو
محمد مسعود احمد، خطیب دہلوی،
بوہرہ پیر - کراچی - ۲۶ صفر ۱۴۰۱ھ

جمیلِ ملّت حضرت علامہ جمیل احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے ندیم احمد ندیم نورانی کو سندِ اجازت و خلافت

ألإجازة لسند الجميل

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا إلى طريق أهل السنة والجماعة بفضله العظيم والصلاة والسلام على سيدنا محمد الذي كان على خلق عظيم وعلى آله الطيبين الطاهرين وأصحابه المعظمين المكرمين الداعين إلى صراط مستقيم۔

أما بعد فيقول العبد العليل المحتاج إلى ربه الجليل: ان الأخ الصالح الفاضل الجليل **نديم أحمد نديم النوراني بن سليم أحمد (العطاري)** طلب مني الإجازة في العلوم الدينية وكان ذلك لحسن ظنه بهذا العبد الضعيف وإلا وهو أفضل مني علمًا وعملًا واتقاءً وهديًا فأجبته إسعافًا لمامولہ أجزته إجازةً عامةً بما يصح لي روايته ودرايته بالشروط عند أهل العلم والعمل من منقول ومعقول و فروع وأصول من التفسير والحديث وأوراد الصوفية الصافية وسلاسل أولياء الكبار رضوان الله تعالى عليهم أجمعين. كما أجازني مشائخي الكرام رزقهم الله تعالى وإياي على نعمآئه الدنيا والآخرة۔ إن هذا أخي العزيز بعلمه وتقواه هو ماهر في العلوم الإسلامية والفنون الأدبية مع ذلك يريد تحصيل النسبة القآئمة بين المشائخ العظام ورسول الأنام ﷺ فأجزته راجيًا من الله سبحانه وتعالى أن يضع هذا العمل في صحيفة أعمالي إلى يوم القيام وأسأل سبحانه أن يوفقه للأعمال الصالحة ونشر العلوم الإسلامية وترويج حقآئقها ومعارفها وهو الموفق والمعين بحرمة سيد المرسلين والحمد لله رب العالمين۔

العبد الضعيف

مولانا جمیل احمد نعیمی — ناظم تعلیمات — دار العلوم نعیمیہ کراچی

جميل أحمد النعيمي الضيائي الجشتي الصابري غفرله

أستاذ الحديث و ناظم التعليمات دار العلوم النعيمية

بلاک ۱۵. فيدرل 'بي' ايريا. كراتشي

تاريخ الإصدار:

۳ جمادی الاولی ۱۴۳۶ھ

۲۳ فبرایر ۲۰۱۵م

دار العلوم نعیمیہ کراچی میں حضرت جمیل ملت رحمۃ اللہ علیہ کی کرسی

منقبت

حضرت علامہ مولانا جمیل احمد نعیمی ضیائی رحمۃ اللہ علیہ

ابو تراب علامہ سیّد محمد علی شاہ قادری

(فاضل استاذ دار العلوم نعیمیہ کراچی)

محبت و پیار سمایا ہے جن میں
بزرگوں کا فیض بھی پایا ہے جن میں
جو اسلاف کی خبر رکھتے ہیں ازبر
وہی تو ہیں ہستی جمیل نعیمی

مقرر ہیں ایسے کروں کیا بیاں میں
عشقِ رسول جھلکتا ہے جن میں
انکساراً وہ کہتے ہیں خود کو احقر
وہی تو ہیں ہستی جمیل نعیمی

ہیں استاذ جن کے تاج العلما
ہے لقب خود ان کا استاذ العلما
ہیں بس یہی ایک تو سب کے رہبر
وہی تو ہیں ہستی جمیل نعیمی

حُسنِ بے مثال پایا ہے جن میں
"اسم با مسمیٰ" صفات ہیں جن میں
مگر پھر خود کو وہ کہتے ہیں کم تر
وہی تو ہیں ہستی جمیل نعیمی

ہو شیریں زباں نام لوں جب میں ان کا
دعا ہے یہی بس رہے سایہ ان کا
ابو ترّاب ہر ہر لفظ و ہر دم
وہی تو ہیں ہستی جمیل نعیمی

دار العلوم نعیمیہ کراچی میں حضرت جمیل ملّت رحمۃ اللہ علیہ کے نام کی تختی

منقبت در شانِ جمیلِ ملّت

اُستاذ العلما جمیلِ ملّت علامہ جمیل احمد نعیمی ضیائی چشتی صابری رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ

ندیم احمد ندیمؔ نورانی

نوٹ: یہ منقبت حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کے وصال سے آٹھ، نو سال قبل لکھ کر، آپ کی خدمت میں پیش کی گئی۔

بہارِ گلزار علم و حکمت جمیل احمد جمیلِ ملّت
جمالِ کردار و حُسنِ سیرت جمیل احمد جمیلِ ملّت
وہ شمعِ بزمِ ہدا کے عاشق، اِمامِ کُل اَنبیا کے عاشق
ہیں جاں نثارِ نبیِّ رحمت جمیل احمد جمیلِ ملّت
ضیائے دیں سے یہ شرفِ بیعت ملی ہے احمد رضا کی نسبت
ہیں یعنی رضوی ضیائی حضرت جمیل احمد جمیلِ ملّت
خلیفۂ جا نشینِ حضرت کرامت اللہ عَلَیۡہِ رَحۡمَت
ہیں صاحبِ نسبتِ کرامت جمیل احمد جمیلِ ملّت
عمر نعیمی کے واسطے سے نعیمِ دیں کے فُیوض پائے
نعیمی نسبت کے تاجِ عزت جمیل احمد جمیلِ ملّت
وہ شاہ نورانی کے ہیں عاشق، بڑے ہی مخلص رفیقِ صادق
گُلِ وفا کی بہار و نکہت جمیل احمد جمیلِ ملّت
وہ عالمِ دینِ ربِّ عزّت وہ عاملِ سنّت و شریعت
ہیں بزمِ علم و عمل کی زینت جمیل احمد جمیلِ ملّت
وہ مرجعِ اہلِ علم و دانش، وہ آفتابِ صفا کی تابش
ہیں نکہتِ گُلشنِ ولایت جمیل احمد جمیلِ ملّت
وہ حُسنِ اَخلاق کے ہیں پیکر، کلامِ شریں سدا لبوں پر
کریں نہ کیوں راج دل پہ حضرت جمیل احمد جمیلِ ملّت
رہے سدا ان کا سایہ سر پر، سکون ملتا ہے ان سے مل کر
نظر کی ٹھنڈک دلوں کی راحت جمیل احمد جمیلِ ملّت
طفیلِ مُرشد وہ دن بھی آئے ندیمؔ فیضِ جمیل پائے
ضیا و مسعود کی ہیں نسبت جمیل احمد جمیلِ ملّت

نذرانۂ عقیدت

بحضور پیر و مُرشِد علّامہ جمیل احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

اُمامہ بنتِ ندیم احمد ندیمؔ نورانی

مُرید اپنا بنایا جمیلِ ملّت نے
نصیب ایسے جگایا جمیلِ ملّت نے
رفیقِ حضرتِ علّامہ شاہ نورانی
ہمیشہ ساتھ نبھایا جمیلِ ملّت نے
میں چشتی ہوں، مِرے سرکار ہیں غریب نواز
یہ تاج سر پہ سجایا جمیلِ ملّت نے
وہ ذکرِ خیرِ اکابر ہمیشہ کرتے تھے
سبق یہ خوب سکھایا جمیلِ ملّت نے
ربیعِ ثانی میں اِس دنیا سے ہُوئے رخصت
مہینہ غوث کا پایا جمیلِ ملّت نے
کرے گا یاد زمانہ اُنھیں قیامت تک
وہ کام کر کے دکھایا جمیلِ ملّت نے
الٰہی! کر لے قبول اُن کی خدمتیں ساری
کہ جن میں وقت بِتایا جمیلِ ملّت نے
اُمامہ پر رہے فیضانِ چشت جاری سدا
یہ فیض جاری کرایا جمیلِ ملّت نے

☆☆☆☆☆

حضرت جمیلِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کے دولت خانے کی تختی